

کیا یہ سب کچھ محض اتفاق ہے؟

سکاٹ پیری (Scott Perry) امریکہ کی کانگریس کا سینئر ممبر ہے۔ آج سے تین دن قبل اس نے امریکی پارلیمنٹ میں پاکستان کے خلاف ایک بل پیش کیا ہے جو کہ کمیٹی برائے امور خارجہ کو غور و خوض کے لئے بھجوادیا گیا ہے۔ بل کا سرکاری نام ”Stopping Pakistan Terror Act“ ہے۔ اس کے مندرجات ہمارے ملک کے اذخلاف ہیں۔ اگر یہ بل پارلیمنٹ سے پاس ہو جاتا ہے تو پاکستان پر ہمہ جہت پابندیاں لگادی جائیں گی۔ جس میں بیرونی امداد، دفاعی سامان اور امریکہ سے خرید و فروخت کی متعدد اشیاء پر کڑی پابندی لگ جائے گی۔ دنیا میں آج تک جرمانا کی طرح اس قانون سازی کی زد میں آئے ہیں۔ کیوبا، ایران، شمالی کوریا اور شام۔ اس فہرست سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ امریکہ کے طاقت ور ترین سیاست دان ہمارے ملک پر کیا قیامت ڈھانا چاہتے ہیں۔ بالکل اسی طرح سکاٹ پیری اور دیگر دو ممبران نے امریکہ کے انٹرنی جنرل جیرک گارلینڈ کو خط لکھا ہے کہ پاکستان کے امریکہ میں نئے سفیر مسعود خان کے خلاف تحقیقات کی جائیں۔ الزام یہ کہ ان کا پاکستان کے اندر دہشت گردی کرنے والے اداروں سے قریبی تعلق ہے۔ یہ سب کچھ صرف پچھلے ایک ہفتہ کے معاملات ہیں۔

فروری 2022ء ہی میں نیویارک میں نیشنل بینک آف پاکستان کی مقامی برانچ کو 2018ء سے پہلے منی لانڈرنگ اور مالیاتی بے قاعدگیوں کی بدولت پچپن ملین ڈالر جرمانہ کیا گیا ہے۔ یہ سزا، نیویارک کے فیڈرل ریزرو بینک اور فیڈرل ریزرو بورڈ نے اس لئے دی ہے کہ بینک ماضی میں بھاری رقوم کے غیر قانونی لین دین میں شامل رہا ہے جن کا ”سورس“ قطعاً معلوم نہیں۔ یہ رقوم اس بینک میں اس وقت آتی جاتی رہیں جب اسحاق ڈار کا خاص آدمی، بینک کا صدر اور مسلم لیگ (ن) کی حکومت تھی۔ پاکستان میں اس واقعہ کی معمولی سی بازگشت سنائی دی مگر اس پر غیر جانبدارانہ قانونی تفتیش نہیں ہو پائی۔ پچپن ملین ڈالر کی صورت بھی کم رقم نہیں ہے اور اس نازک وقت میں ایک ایک ڈالر ہمارے لئے زندگی اور موت کا مسئلہ ہے، یہ حد درجہ سخت سزا ہے۔ قیامت یہ بھی ہے کہ اس کے ذمہ داران آج بھی ملک میں محفوظ ہیں اور اطمینان سے سیاست کر رہے ہیں۔ اس کو بھی جانے دیجئے۔ 2017ء میں حبیب بینک کو نیویارک کے ریگولٹرز نے منی لانڈرنگ کی پاداش میں 630 ملین جرمانہ کیا جو بعد میں ایک معاہدے کے تحت 225 ملین ڈالر کر دیا گیا۔ یہ بتانے کی قطعاً ضرورت نہیں کہ ان دونوں اقتصادی اداروں کو سابقہ حکومتوں کے دوران یہ کی بدولت یہ ہزیمت اٹھانی پڑی۔ امریکہ میں سرکاری یا نیم سرکاری قائم کر دیا گیا ہے کہ ہمارا ملک ہر طریقے سے منی لانڈرنگ اور دہشت گردی کے گھمبیر معاملات میں ایک بین الاقوامی فریق ہے۔ یہ تاثر اب مغرب میں بھی پنپ رہا ہے۔

مارچ 2022ء ہی میں ایف اے ٹی ایف کے حالیہ اجلاس میں پاکستان کو اگلے آٹھ ماہ کے لئے گریسٹ لسٹ میں شامل رکھا گیا ہے۔ جن دو نکات پر ملک کو اس فہرست میں رکھا گیا ہے، ان میں دہشت گردوں کے لئے امداد فراہم کرنا اور دہشت گردوں کو پولیس کے سرخیل افراد کو سزا دینا شامل ہے۔ آسان لفظوں میں دہشت گردی میں ملوث افراد اور تنظیموں کو قانون کے کٹھنوں سے لانا ہے۔ ان دہشت گردوں کی فہرست اقوام متحدہ نے جاری کی ہوئی ہے اور یہ حکومت کو بھی معلوم ہے۔ بھارت اور امریکہ کی مشترکہ کوشش ہے کہ کسی بھی طریقے سے پاکستان کو گریسٹ لسٹ سے آگے بلیک لسٹ میں ڈال دیا جائے تاکہ ملک کی معیشت مکمل طور پر دم توڑ جائے اور پاکستان کے دفاعی ادارے مفلوج ہو جائیں۔ یہ کوشش آج بھی جاری ہے۔

ٹھیک تین دن قبل ہندوستان سے ایک میزائل داغا جاتا ہے جو سوکلو میٹر سے زیادہ کا فاصلہ طے کر کے وہاڑی میں گرتا ہے۔ تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ یہ میزائل ”وار ہیڈ“ کے بغیر تھا اور اس سے کسی قسم کا کوئی نقصان نہیں ہوا مگر یہ صرف تصویر کا ایک رخ ہے۔ موجودہ ٹیکنالوجی کے دور میں ممکن ہی نہیں ہے کوئی I.C.B.M. اتفاق سے چل جائے اور اس کا نشانہ بھی ہندوستان کے ہمسایہ ملک میں ہو۔ طالب علم کی نظر میں یہ ہرگز ہرگز اتفاق نہیں ہے۔ ہندوستان، اس سے ہمارے ملک کی دفاعی صلاحیت اور استعداد کا اندازہ لگا رہا تھا۔ تصور کیجئے کہ اگر یہ میزائل کسی گنجان آبادی میں گر جاتا یا کسی مسافر ہوائی جہاز کو نشانہ بنا لیتا تو کتنی بڑی قیامت برپا ہو سکتی تھی۔ اس صورت میں دونوں ملکوں میں بھرپور جنگ کو نظر انداز ہرگز ہرگز نہیں کیا جاسکتا۔ گزارشات کا مقصد صرف یہ عرض کرنا ہے کہ ہمارا ملک اس وقت حد درجہ بیرونی دباؤ کا شکار ہے۔ سوچنے اور سمجھنے کی بات یہ ہے کہ جب ملک پر طاقت ور ترین ممالک سے ناقابل برداشت دباؤ ڈالا جا رہا ہے۔ اس وقت ہمارے دشمنوں کے لئے سب سے بڑا کیا تحفہ ہو سکتا ہے۔ خود جواب دیجئے۔ وہ نایاب گفٹ، اندرونی عدم استحکام کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے۔ ہمارے چند سیاسی اور غیر سیاسی فریق اس کھیل کا حصہ بن چکے ہیں۔ کسی کی نیت پر شک نہیں ہے۔ سب سیاست دان محبت وطن ہیں مگر حالات و واقعات اور دلیل کی روشنی پر رکھا جائے تو سب کچھ ایک خاص سکرپٹ کے مطابق ہو رہا ہے۔ عمران خان بطور وزیر اعظم رہتے ہیں یا نہیں، یہ اس وقت قطعاً ہم نہیں ہے بلکہ طالب علم کی نظر میں یہ اب کسی قسم کا کوئی سوال ہی نہیں ہے۔ اصل اثاثہ ہمارا ملک ہے، ملکی سلطنت اور ہماری معیشت ہے۔ درلڈ بینک کی رپورٹ کے مطابق پاکستان میں اس برس ترقی کی شرح نمو پانچ فیصد کے لگ بھگ ہے۔ ہمارے اداروں کے مطابق یہ شرح پانچ فیصد سے زیادہ ہے۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ ملک آہستہ آہستہ صنعتی اور زرعی ترقی میں ٹھوس طریقے سے آگے بڑھ رہا ہے۔ ملک کی برآمدات حیرت انگیز طور پر ترقی کے سفر پر ہیں۔ یہ مثبت صورت حال ہمارے دشمن فریق کو بالکل قابل قبول نہیں۔ لہذا بیرونی طاقتوں نے اپنے خزانے کا منہ ان تمام قوتوں کے لئے کھول دیا ہے جو ملک میں عدم استحکام پیدا کر سکتی ہیں۔ بالکل اسی طرح یہ مقصد بھی کھل کر سامنے آچکا ہے کہ ہمارے طاقتور ترین ریاستی اداروں کو کمزور کیا جائے۔ ہرگز یہ عرض نہیں کر رہا کہ ہماری اسٹیبلشمنٹ کا ماضی کا رول چند معاملات میں قابل فخر ہے۔ بالکل نہیں۔ مگر کیا اس سچ کو بھی نظر انداز کیا جاسکتا ہے؟ ”دہشت گردی کے خلاف جنگ“ میں پاکستان وہ واحد ملک ہے جو مضبوط فوج کی قربانیوں کی بدولت ہر صورت میں کامیاب ہوا ہے۔ جن چین ک ہزاروں دہشت گرد مارے جا رہے ہیں۔ اس نکتہ پر خدارا غور فرمائیے۔ تھوڑی سی بہتر معیشت اور دہشت گردی کو کم کرنا ہمارے دشمنوں کے لئے کس قدر تکلیف دہ ہوگا۔ کیا وہ قبول کریں گے کہ پاکستان مضبوط تر ہوتا جائے، بالکل نہیں۔

اسی تناظر میں موجودہ سیاسی صورت حال کو دیکھئے۔ حکومت سے شروع کرتا ہوں۔ ان کی بچکانہ پالیسیوں کی بدولت مہنگائی ایک جن بن کر ملک پر سوار ہے۔ تحریک انصاف کی حکومت کا سب سے بڑا المیہ ہی اس دیکو کا بومیں نہ کرنا ہے۔ مگر اس صورت حال میں ملک میں چند سیاست دانوں کے ذریعے عدم استحکام پیدا کرنا، اسی بیرونی کھیل کا ایک حصہ ہو سکتا ہے۔ وہ لوگ جو کہ موجودہ حکومت کی حد درجہ نااہلی کے باوجود قانون کے شکنجے میں آچکے ہیں یا آسکتے ہیں، ان کی فطری دلچسپی دولت اور اپنے آپ کو محفوظ رکھنا ہوگی۔ تحریک عدم اعتماد کے مرکزی قائدین کسی طور پر معاشی معاملات میں صاف ستھرے قرار نہیں دیئے جاسکتے۔ اب ہوا کیا ہے۔ ملک میں بے چینی پیدا کی جا رہی ہے یا اس کو بھول بھی کہا جاسکتا ہے کہ بے چینی کو تشدد کا راستہ دکھایا جا رہا ہے۔ اس کا واضح ثبوت انصار الاسلام کے جتھے کی پارلیمنٹ لاجز میں آمد اور کٹرول حاصل کرنے کی کوشش تھی۔ جو شخص یہ کہہ رہا ہے کہ وہ مسلح نہیں تھے، اسے دوبارہ سوچنا چاہئے۔ ان کا ہتھیار ان کے ڈنڈے تھے جن پر خدارا تاریں چڑھی ہوئی تھیں۔ پارلیمنٹ لاجز میں

آنے اور قبضہ کرنے کی کوشش کو ہندوستان کے میڈیا نے انتہائی سنسنی خیز طریقے سے دکھایا ہے۔ واقعہ کی بازگشت بین الاقوامی چینلز پر بھی سنائی گئی ہے۔ خاک کی یونفارم میں ملبوس ایک جتھہ اگر پارلیمنٹ لاجز پر جزوی قبضہ کر لیتا ہے تو دنیا کو کیا اشارہ جائے گا۔ صرف یہی کہ عدم استحکام اس درجہ بڑھ چکا ہے کہ پاکستان میں دہشت گرد جتھے بڑی آزادی سے محفوظ ترین علاقے میں بھی آزادانہ نقل و حرکت کر سکتے ہیں۔ ان کے حق میں چند سیاست دانوں کا یہ فرمانا کہ وہ تو بے یو آئی کے ایم این ایز کی حفاظت کیلئے آئے تھے، یہ بیانیہ صرف اور صرف جگ ہنسائی کا باعث بنا ہے۔ کھیل بالکل واضح ہے۔ جب ہمارے دشمن ہمارے ملک کو باہر سے ختم نہ کر سکے تو انہوں نے کامیابی سے مقامی چہرے استعمال کرنے شروع کر دیئے ہیں۔ معدودے چند سیاسی لوگ اس خوفناک کھیل کا حصہ غیر دانستہ یا دانستہ طور پر بن چکے ہیں۔ جہاں تک تحریک عدم اعتماد کا تعلق ہے اس سے کوئی غرض نہیں۔ وہ کامیاب ہو یا نا کام، یہ معمولی بات ہے۔ اصل چیز ہمارا ملک ہے۔ مگر کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ واقعات کی یہ کڑی محض اتفاق ہے؟